1

دروسِ

مطالعہ قرآن مجید

سید شوکت ضحیٰ

تالیف: محمد ندیم

مکتبہ سالک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی محمد
وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی
آل محمد کما بارکت علی
ابراھیم وعلی آل ابراھیم
انک حمید مجید

محترم مفتی ڈاکٹر محمد مظہر بقا (فاضل دیوبند، پی ایچ ڈی، نقشبندی)

جن کی شفقتوں کا ثمر ہے کہ آج بھی وہ میرے سپنوں میں دھڑکتے ہیں

اور

مؤلف محمد ندیم کے والد بلگرامی حافظ محمد غلام رسول (مرحوم)

کے نام

(سید شوکت ضحیٰ)

درس :1

22/ مارچ 2019ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْکَرِیْمِ

السلام علیکم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں زندگی عطا کی اور توفیق دی کہ ہم اس طرح جمع ہوں اور مطالعہ قرآن کی کوشش کریں۔

اس ہفتہ وار نشست کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس کے بعد ہم عالم دین بن جائیں گے یا پھر علّامہ بن کر فتوے وغیرہ دینے کے قابل ہو جائیں۔

یہ میڈیا کا دور ہے ریکارڈنگ کر رہے ہیں تو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں ان حضرات کے نام ضرور لے لوں جن سے میں نے کچھ سیکھنے کی کوشش کی ہے، سولہ سترہ سال کا تھا جب پہلی مرتبہ میری ملاقات ہوئی پیر محمّد ہاشم جان[1] سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے جو نقشبندی، مجدّدی سلسلے کا بڑا نام ہے۔ حیدرآباد پاکستان کے پاس ایک شہر

1-آپ کا وصال 29 ستمبر 1975 ء میں شہر کوئٹہ میں ہوا، آپ کا مزار خاندانی قبرستان "مقبرہ شریف" بمقام "کتھر" نزد ٹنڈو سائیں داد، ٹنڈو محمد خان، حیدرآباد، سندھ، پاکستان میں ہے۔

ہے ٹنڈو سائیں داد ، آپ وہاں کے رہنے والے تھے ، اپنی عمر کے آخری چند برس آپ نے کراچی میں گزارے ، یہ میری خوش نصیبی رہی کہ لگ بھگ چار سال اُن کی خدمت میں حاضری کی سعادت ملی ، اُن کے وصال کے بعد فضل احمد[2] چشتی بابا رحمۃ اللہ علیہ ، ایک شفیق استاذ اور ایک کامل مرّبی و شیخ کی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی ، اِس وقت میں شاہ شہید اللہ فریدی[3] رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں ، سات آٹھ برس کی عمر میں پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی اور وقت کے ساتھ ساتھ اُن کی شخصیت نے مجھے صوفیا کرام سے محبت کرنی سکھایا ہے - اللہ کا شکر ہے بچپن سے آج تک بزرگوں سے سیکھنے کا موقع ملتا رہا ہے ان بزرگان کا ذکر ان شاء اللہ کرتا رہونگا -

درسِ قرآن کے نام پر جب کوئی نشست ہوتی ہے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ تفسیر قرآن پڑھنی ہے ، اب میڈیا کا دور ہے تفسیریں ملتی ہیں ، آپ تین چار تفسیریں سامنے رکھ لیں بہت کافی ہے اور پڑھ لیں ، گھر میں ، آپ کو کوئی استاد نہیں چاہیے اگر آپ کو ایسے ہی پڑھنا ہے کہ عربی میں آیت پڑھی ، اس کا مطلب پڑھ لیا یا شانِ

---

2 - آپ کا وصال 24 جنوری 1995ء میں ہوا ، آپ کا مزار کراچی – حیدر آباد روڈ پہ کراچی سے پچاس میل کے فاصلے پہ دائیں جانب ایک پہاڑی کے اوپر ہے -

3 - جان گلبرٹ رینالڈ کے پیدائشی نام سے موسوم " شاہ شہید اللہ فریدی رحمۃ اللہ علیہ " پچھلی صدی میں عالمِ اسلام کو یورپ سے میسر آنے والی ایک عظیم صوفی ہستی ہیں ، آپ کی ولادت برطانیہ میں 1915ء میں ہوئی اور وصال 1978ء میں کراچی میں ہوا ، آپ کا مزار سخی حسن قبرستان ، نارتھ ناظم آباد ، کراچی ، پاکستان میں ہے ، آپ حضرت ذوقی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے -

نزول وغیرہ یا اس سے متعلق کوئی حدیث ہے تو جان لی اور آگے بڑھ گئے ،تو یہ کام آرام سے آپ گھر میں کر سکتے ہیں اور میں یہی کہونگا کہ یہ کام آپ لوگ گھر میں ہی کرلیں ،اس وقت کی بہترین اردو تفسیر ، میری نظر میں معارف القرآن ہے، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ کی ،آٹھ جلدوں میں اور انگریزی زبان میں ڈاکٹر حسین نصر کی بہت شاندار تفسیر " اسٹڈی قرآن" ابھی آئی ہے ، قرآن میں کیا ہے اور اللہ کیا کہہ رہا ہے یا احکامات قرآن کیا ہیں یا قصص القرآن ہے، قرآن میں نبیوں کے قصّے ہیں اور واقعات ہیں تاریخ ہے انسانوں کی اور وہ ساری چیزیں اب میڈیا کی سہولت کے سبب سیلف اسٹڈی میں ہو جاتی ہیں، ہمارے بچپن میں نہیں تھیں، ہمارے بچپن میں کسی کے پاس ایک یا دو تفسیریں ہوتی تھیں تو اس کو بہت قابل آدمی سمجھا جاتا تھا ، اس لیے کہ اُس زمانے میں دو سو روپے کی تفسیر ہر کوئی نہیں خرید سکتا تھا ،آج کل پانچ ہزار میں ملتی ہے تو بھی خرید لیتے ہیں، تو میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کے یہ مقصد نہیں ہے اس نشست کا کہ ہم قرآن کی ایک آیت پڑھیں اور اس کا مطلب بتادیں یا اس کا شان نزول بتادیں تو میں یہ نہیں کروں گا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں آج سے سو سال پہلے ایک کورس بنایا تھا قرآن کی منتخب آیات کا پھر ایک نصاب ہے جو پڑھایا جاتا ہے جسے درس نظامیہ کہتے ہیں ، وہ آٹھ سال کا کورس ہے اس میں عربی سکھائی جاتی ہے - حدیث بھی سکھاتے ہیں ،وہاں سے بہت قابل علامہ نکلتے ہیں، پہلے تو آٹھ سال میں نکلتے تھے آج کل میں نے سنا ہے دو ہی سال میں نکل آتے ہیں اور عورتوں کا شاید ایک ہی سال کا عالمہ کا کورس ہوتا ہے، علامہ بننے میں بہت وقت لگتا ہے ، ہندوستان میں ہندی نظام تعلیم جو تھا اس کی سب سے بڑی ڈگری ہوتی تھی "شاستری"

جب مسلمانوں میں تعلیم عام ہوئی تو مدرسے بنے ، منشی اور فاضل ہوئے ، اسلامی مدرسوں کی اعلیٰ ترین سند کو "علامہ" کہتے تھے ،علامہ شاستری کے مقابل کی سند ہے جیسے پی ایچ ڈی مغربی نظام تعلیم میں،اس کو علامہ کہتے ہیں،علامہ ایک ڈگری ہوتی ہے جس طرح ہم امریکہ میں "واک" کہتے ہیں ہم لوگ "convocation" کہتے تھے،اسی طرح ایک تقریب میں علامہ کی دستار بندی ہوتی تھی ، اب وہ دستار بندی جو میں دیکھتا ہوں کہ دو نعت پڑھی دستار باندھ کر بیٹھ گئے ، اس میں کوئی حرج نہیں ہے سنتِ رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ،آپ باندھ سکتے ہیں لیکن اس کے بعد اپنے آپ کو علامہ سمجھنے لگیں یہ صحیح نہیں ہے، تو یہ کورس کوئی علامہ کا کورس نہیں ہے، شا ہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کورس بنایا تھا جو تھوڑا سا اُن کی فکر کے مطابق تھا، اسلامی انقلاب لانا چاہتے تھے پوری دنیا میں اسلامی نظام قائم ہو، اہم بات ہے، قرآن کا پیغام لے کے نکلے تھے ،اسی نظریہ سے انہوں نے وہ کورس بنایا تھا تو ان کے انتخابِ آیات میں زیادہ تر اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ کیسے ہم اپنے آپ کو اس لائق بنائیں اور کیسے دنیا میں اسلامی نظام قائم ہو ، 2000ء میں مجھے خیال آیا کہ میں بھی کوشش کروں ،آج کل کے لوگوں کی ضروریات سمجھتا ہوں، لوگ کس طرح سوچتے ہیں تو اس حساب سے دیکھیں کہ قرآن ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے، کتنا ہمیں آنا چاہیے کہ جس کے جاننے سے ایک سچا مسلمان بن سکیں اور ہم اپنے مسلمان ہونے کا حق ادا کر سکیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے یہاں اپنی بخشش کی امید کر سکیں ، تو پھر میں نے چند

آیات کاانتخاب کر کے ایک نصاب مرتب کیا، میں بالکل اس بات کااقرار کرتا ہوں کہ میں عالم نہیں ہوں لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ میں بچوں کا باپ ہوں اور جاہل باپ بھی اپنے بچوں کو کچھ نہ کچھ سکھا ہی دیتا ہے اس لیے کہ باپ بیٹے کے درمیان جو عمر کا فرق ہوتا ہے وہ زندگی کے مشاہدات اور تجربات سے اُس کمی کو کسی حد تک پورا کر دیتا ہے، آپ نے نہیں سنا ہوگا کہ کوئی کہتا ہو کہ میں تو جاہل ہوں، اپنے بچوں کو کیا بتاؤں؟ ایسا نہیں ہوتا ہے، تو میں عالم نہیں لیکن جتنا مجھے آتا ہے وہ باتیں میں اپنے بچوں کو بتا سکتا ہوں-

ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے، اوراس کاایک طریقہ ہے، قرآن پڑھنے کا، جیسے جیسے ہم آگے بڑھیں گے میں بتاتا جاؤں گا، لیکن فی الحال یہ بات سمجھ لیں کہ ہر کلاس میں تھوڑاساحصّہ تعارف قرآن کے سلسلے میں ہوگا، کوئی ایک بات قرآن کے متعلق ہوگی، اور ہم یہ کریں گے کہ ہمیں یہ جاننا اور سمجھنا ہے کہ جب ہم کسی بھی چیز کے بارے میں سوچتے ہیں یا کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو ہماری نگاہ میں اللہ اور قرآن ہونا چاہیے اس کی مثال ایسی ہے جیسے آپ دکان جاتے ہیں، اپنے بیٹے یا بیٹی کے لیے سالگرہ کا تحفہ خریدنے تو آپ تحفہ بھی پسند کر رہے ہوتے ہیں، قیمت اور اپنی جیب بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بچے کی محبت میں، اس کی سالگرہ ہونے کی وجہ سے مسکرارہے ہوتے ہیں، آپ کو اندر ہی اندر ایک خوشی بھی محسوس ہو رہی ہوتی ہے، دنیا کے کام تو آپ کر رہے ہوتے ہیں پیسہ بھی دے رہے ہیں پیسہ بھی لے رہے ہیں، توہمیں سیکھنا یہی ہے کہ زندگی میں ایسے رہیں کہ دنیا کا سارا کام کرتے رہیں اپنی جگہ

پر بیوی بچے بہن بھائی ماں باپ جو بھی ہیں یہ تو ہمارے فرائض ہیں، یہ تو ہماری زندگی کا حصّہ ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ ، نبی اور قرآن ہے جس سے تعلق ہر وقت قائم رہنا ہے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب یہ قرآن ہمارے دلوں میں اتر جائے، قرآن دو طرح سے پڑھتے ہیں، قرآن میں آئے گا، پڑھیں گے ان شاء اللہ، قرآن پڑھنے کے بارے میں قرآن میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ایک قرآت استعمال ہوا ہے (اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ) پڑھو اور ایک لفظ استعمال ہوا ہے تلاوت کرو (وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا) ،تلاوت اور قرات دو الگ چیزیں ہیں ہم ان شاء اللہ آئندہ تفصیل سے پڑھیں گے -

کچھ لوگ اس طرح قرآن پڑھتے ہیں کہ اسکی تاریخ جانتے ہیں، مسائل جانتے ہیں فقہ جانتے ہیں فتوے وغیرہ نکال سکتے ہیں اور عین، غین کو بہت صحیح طریقے سے ادا کر سکتے ہیں، یہ سارا وہ کام ہے جو ذہن سے کیا جاتا ہے اس کے لیے آپ کی یادداشت اچھی ہونی چاہیے آپ کو مشق کرنی ہوتی ہے اور آپ کو بہت کچھ جاننا ہوتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبریل آتے تھے اور قرآن ان کے دل پہ اترتا تھا، قرآن میں ہے کہ ان کے دل پہ اترتا تھا، تو جب یہ قرآن جبریل کے ذریعے رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پہ اترتا تھا ، ذہن پہ نہیں اترا تھا تو یہ قرآن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں پہ اترنا چاہیے-

ایک مثال ہے کہ ایک آدمی جو پیسہ پیسہ کوائن کوائن کر کے، نکل کوارٹر یہ سب جمع کر کے ایک تھیلی میں ڈالے ہوے ہے، بہت سارے مختلف سکے اس کے پاس ہیں، اس نے محنت کر کے اس میں ڈالا ہے ،اس کے پاس ایک تھیلی ہے پیسے سے بھری ہوئی اور وہ جانتا ہے کہ اس تھیلی میں کیا ہے ،ایک دوسرا آدمی ہے جس کو کسی نے ایک تھیلی دے دی ہے ،اس میں بہت سے پیسے رکھے ہوئے ہیں جب دل چاہے ہے نکال لے، اس کو یہ نہیں معلوم ہے کہ اس میں ڈائم کتنے ہیں، نکل کتنے ہیں یا اس میں کتنا پیسہ ہے لیکن اس کے پاس ایک تھیلی ہے کہ جب ضرورت ہو ہاتھ ڈالو اور نکال لو، تو جس کے دل پہ قرآن اترتا ہے اس سے آپ قرآن کی کوئی بات کریں گے کہ تو کچھ سوچے گا پھر بتا دیگا ہاں یہ صحیح ہے یا پھر درست کر کے بتا دیگا، لیکن جس کے ذہن یا دماغ میں قرآن ہوتا ہے تو وہ روانی سے آیتیں بھی سنا دے گا اور پارہ نمبر اتنا آیت نمبر اتنا، وہ اس چیز کے لیے تیار کیا گیا ہے، لیکن دوسرے شخص کے دل میں قرآن ہے وہ جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات جاننا چاہتا ہے تو سوچتا ہے اور اس کے اندر سے جواب آتا ہے کہ میرا اللہ یہ کہتا ہے-

ہمارے ایک بزرگ تھے ان کی بینائی ختم ہو گئی تھی اور وہ حدیث کا درس دیتے تھے لوگوں کو خیال آیا کہ یہ تو اندھے ہیں حدیث کا درس کیسے دیتے ہیں، تو ان کو چیک کرنا شروع کیا، حدیثوں میں آگے پیچھے کر کے ان سے پوچھتے تھے اور وہ بزرگ صحیح کر دیتے تھے کسی کے بارے کہتے یہ صحیح ہے اور کسی کے بارے میں کہتے کہ یہ غلط ہے ،لوگوں نے ان سے پوچھا آپ کی بینائی چلی گئی ہے ،آپ صحیح کر کے کیسے بتا دیتے ہیں؟ اب آپ

پڑھتے تو ہیں نہیں، تو انہوں نے کہا ہاں مجھے اتنی حدیثیں تو یاد بھی نہیں ہیں لیکن جب کوئی آدمی حدیث سناتا ہے تو میں سر نیچے کر کے اپنے دل کی طرف دیکھتا ہوں تو رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسکراتا ہوا چہرہ نظر آتا ہے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ حدیث صحیح ہے اور اگر چہرے پر ناگواری ہوتی ہے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ یہ حدیث یا اس کے راوی درست نہیں ہیں، تو یہ ہوتا ہے رشتہ قرآن سے اور رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور یہ ہوتی ہے نسبت قرآن سے اور رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ، یہ ہے تعلق قرآن سے ، رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اللہ سے ، ہر مسلمان کا عالم ہونا ضروری نہیں ہے ، ہر آدمی کو مفتی یا فقیہی بننے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن یہ ضروری ہے کے وہ یہ تعلق قائم کرے اور جس درجہ کا بھی ہو، چھوٹے درجہ کے اَن پڑھ آدمی کا بھی ایک تعلق ہوتا ہے، اَن پڑھ آدمی کو ہر گز ایسا نہیں سمجھنا چاہیے کہ اسے کیا معلوم ، کیونکہ کہ اَن پڑھ آدمی کا بھی اللہ سے تعلق ہوتا ہے اور یقیناً وہ تعلق اس سے کہیں زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے جو چند آیات اور سورتوں کو یاد کرنے والا کا ہو۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حرف " ش " نہیں نکلتا تھا ان کو کوئی تجوید نہیں آتی تھی، ہمارے دین نے ہر ایک کا بہت خیال رکھا ہے ، اگر اذان کسی ایسے شخص سے دلوائی جاتی جسکے تلفظ کی ادائیگی صحیح ہوتی تو اِس زمانے میں ہر کوئی اذان نہیں دے سکتا تھا، لیکن گنجائش دی گئی اور اذان حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دلوائی گئی جن سے

" ش " نہیں نکلتا تھا، حالانکہ اُس زمانے میں اعتراض بھی کیا گیا لیکن رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا نہیں بلال کی اذان تو بلال کی اذان ہے —" ش " نہیں نکلتا تو کیا ہوا یہ میری اور آپ کی تسکین کے لئے سامان کیا گیا ہے ، میری یا آپ کی زبان سے ع-غ کی صحیح ادائیگی نہیں ہوتی ہے تو یہ اس کا ظاہری پہلو ہے لیکن جو اس کا باطنی پہلو ہے وہ تو تعلق باللہ ہے ، تعلق رسول سے ہے اور تعلق قرآن سے ہے ، جس طرح ہر چیز کا ایک ظاہر اور باطن ہوتا ہے قرآن کا ایک ظاہر اور باطن ہے ، تعلق باللہ اور تعلق بالقران کا ظاہری اور باطنی پہلو ہوتا ہے ، ایک بزرگ نے فرمایا ہے " اسلام کا مزاج ایسے ظواہر کو قبول ہی نہیں کرتا جن کے باطن کا رخ ایک خاص جہت پر نہ ہو اور یہ جہت ہے اللہ کی رضا ، تو میں اس نشست میں یہ کوشش کرونگا اور دعا بھی کرتا ہوں اور آپ بھی کریں کہ ہم قرآن سے تعلق قائم کر سکیں ، اب اس تعلق کو قائم کرنے کے لیے کوئی طریقہ تو ہوگا اور وہ طریقہ لوگوں نے بزرگوں سے سیکھا ہے ، میں نے بھی بزرگوں سے سیکھا ہے ، اللہ ان کے درجات بلند کرے ، میرے پیر محمد ہاشم جان سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ، اگر آپ مجھ سے یہ پوچھیں کہ میں نے پیر محمد ہاشم جان سرہندی رحمۃ اللہ علیہ سے کون سی آیت سیکھی تو شاید میں ایک یا دو آیات بتا دوں وہ بھی وہ آیات جو انھوں نے کسی جلسے میں بیان کی ہو گی ، میں ان کے پاس پچاس برس قبل چار سال بیٹھا ہوں ، بلاناغہ اور آج اس عمر میں آ کر مجھے سمجھ میں آتا ہے کہ میں نے ان سے اس دوران کیا سیکھا ، پھر اس کے بعد جس شخص سے میں نے قرآن پڑھا وہ تھے فضل احمد چشتی بابا ، رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے بہت محبت اور انتہائی سختی کے ساتھ میری تعلیم

وتربیت کی اور باوجود تمام نا اہلی کے، مولوی ٹائپ تو میں کبھی نہیں رہا، ہاں ایک عام لڑکا جیسا ہوتا ہے، مزاج شاعرانہ پایا ، جس گھرانے میں آنکھ کھولی ہر کوئی شاعر تھا لیکن ہمارے چشتی بابا رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ وہ لڑکا ہے جس کو اگر نہیں سنبھالا تو یہ برباد ہو جائے گا، تو انہوں نے کرم کیا اور اُن سے میں نے قرآن پڑھنا سیکھا اور انھوں مجھے قرآن پڑھایا ، یہ وہی جانتے ہیں، محنت کرنی پڑتی ہے، ناظرہ قرآن پڑھنا جانتا تھا اور اپنے خیال میں ترجمہ کے ساتھ بھی پڑھ چکا تھا لیکن جب بابا صاحب سے پڑھنا شروع کیا تو جانا کہ کچھ نہیں آتا ہے ، انہوں نے لفظ بہ لفظ نہیں پڑھایا لیکن انہوں نے قرآن پڑھنا سکھایا،انہوں نے بہت محنت کرائی، اگر آپ محنت کرنے کو تیار ہیں تو میں وہ سب شیئر کرنے کو تیار ہوں ان شاء اللہ ہم محنت کریں گے اور اب گویا قرآن کو پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اس سے اپنا تعلق قائم کریں گے اور قرآن سے تعلق قائم کرنے کی پہلی سیڑھی یہ ہے کہ آپ ایک قرآن پاک اپنے لیے الگ کر لیں ، یہ آپ کا قرآن ہے اور آپ اسی سے پڑھیں گے اور کسی دوسرے نسخہ سے نہیں پڑھیں گے، گھر میں بھی اسی قران مجید سے پڑھیں جو آپ یہاں لاتے ہیں ، اس کی وجہ یہ ہے ہم کو قرآن سے دوستی کرنی ہے، ایک قرآن ، یہ میرا قرآن ہے، میں اسی سے پڑھتا ہوں چاہے سفر میں ہوں چاہے گھر پہ ہوں ، چاہے کہیں بھی ، نو ڈیجیٹل قرآن ، اس لیے کہ جب تک مصحف آپ کے ہاتھ میں نہیں ہوگا، اس سے محبت کیسے ہوگی جس آئی پیڈ یا فون سے آپ قرآن پڑھتے ہیں اسی پہ آپ بہت سی دوسری چیزیں بھی دیکھتے ہیں نام لیتے ہوئے برا لگتا ہے، اسی پہ آپ دنیا بھر کی تصویریں بھی دیکھتے ہیں

۰۰۰۰ نہیں مصحف سے پڑھیں ،اللہ نے اسے کتاب کہا ہے ،آپ جانتے ہیں کتاب کسے کہتے ہیں ، کتاب سے پڑھیں -

آپ ایک قرآن پاک اپنے لیے الگ کرلیں ، یہ آپ کا قرآن ہے اور اسی سے آپ کو پڑھنا ہے اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک فوٹو گرافک میموری بلڈ ہو جاتی ہے تو آپ کو قرآن یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے پھر آپ جب ایک ہی قرآن سے پڑھتے رہیں گے تو بہت سی آیات آپ کی آنکھ پہچاننے لگے گی اور جس دن آپ کی آنکھ قرآن کا صفحہ پہچاننے لگے یعنی جب آپ کوئی آیت ڈھونڈیں اور آپ کو یہ یاد آنے لگے کہ یہ دائیں ہاتھ پہ ہے یا بائیں ہاتھ پہ ہے یا درمیان میں ہے یا آخر میں ہے، سمجھ لیں آپ کا قرآن سے تعلق بننا شروع ہو گیا ہے ،آپ ایک مصحف رکھ لیں اپنے لیے ، میرے ایک اور بزرگ تھے ان کا نام ہے ڈاکٹر محمد مظہر بقا[4] صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہ 1997ء میں تشریف لائے ہیوسٹن اور ایک سال رہے میرے برابر والے گھر میں، اپنے بڑے صاحبزادے اظہر بقا صاحب کے گھر ، میں ان کو بچپن سے جانتا ہوں وہ بھی کراچی یونیورسٹی میں پروفیسر تھے میرے والد صاحب بھی کراچی یونیورسٹی میں پروفیسر تھے اور ہم کیمپس اسٹاف ٹاؤن میں رہتے تھے ، انہوں نے مجھے ایک اور ترکیب بتائی، فرمایا دو قرآن شریف خریدو لیکن ایک ہی تختی کا ، ایک تختی سے کیا مراد ہے، جیسے میرے یہ دو

---

4 - مفتی ڈاکٹر محمد مظہر بقا، فاضل دیوبند، پی ایچ ڈی، نقشبندی (20 اپریل 1922ء - 20 اگست 2005ء) استاد جامعہ کراچی، پاکستان و جامعہ اُمّ القریٰ، مکہ مکرمہ، سعودی عرب، آپ کا مزار پاپوش نگر، قبرستان کراچی، پاکستان میں زوار حسین شاہ صاحب کے مزار کے پاس ہے ،آپ سلسلہ زواریہ نقشبندیہ میں حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب (حیدرآباد، پاکستان) کے خلیفہ تھے -

مصحف ہیں، یہ ایک ہی جیسے ہیں، میں نے اس قرآن کا صفحہ نمبر 528 کھولا جو اس صفحہ پر ہے وہی دوسرے مصحف قرآن کے صفحہ نمبر 528 پر بھی ہے، ایک ہی چیز ہے ایک چھوٹے سائز میں اور ایک بڑے سائز میں، انہوں نے مجھ سے کہا جوانی میں چھوٹے سے پڑھ لینا اور جب فوٹو گرافک میموری بلڈ ہو جائے تو بڑے سے پڑھ لینا، بڑھاپے میں بینائی کمزور ہو جاتی ہے، یہ ترکیب کام آئے گی-

ترجمہ کے بارے میں یہ ہے کہ کوئی سا بھی ترجمہ ہو صحیح ہے، جو آپ کا اپنا رجحان ہے آپ ضرور اسی کا پڑھیں، ورنہ آپ کا ذہن بھٹکے گا کہ اس میں یہ کیا لکھا ہے اور وہ کیا لکھا ہے، لیکن اس پہ بہت زیادہ زور نہ دیں اس لیے کہ جب عربی میں پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے گی تو ترجمہ کی ضرورت کم ہو جائے گی، ترجمے کی ضرورت کم سے کم ہونی چاہیے-

میرا چھوٹا سا نواسہ ہے، وہ جب گڈ کہتا ہے تو اس کو کسی نے نہیں سکھایا کہ گڈ کے معنی اچھا ہے، پھر اس کو زور دینا ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ ویری گڈ تو ویری کا مطلب بھی کسی نے نہیں بتایا اس کو کہ بہت، بہت، وہ لفظ ویری کو ویری اور گڈ کو گڈ، صحیح معنیٰ کے ساتھ سمجھتا ہے کسی دوسری زبان کے سہارے اس نے معنیٰ نہیں سمجھے ہیں-

جب ہم قرآن کے الفاظ کو اچھی طرح سمجھ لیں گے تو ترجمہ وغیرہ نہیں چاہیے، ہاں محنت کرنی پڑتی ہے، ہم فائدہ اٹھاتے ہیں دوسری زبان کے جاننے سے، آپ یاد رکھیں کہ ترجمہ آپ کے خیالات کو جوڑتا ہے اور عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ کرنا آسان نہیں ہے، ایک ایک لفظ کے ترجمے میں پانچ پانچ الفاظ چاہیے، تو اس سے بہتر ہے کہ لفظ کو

سمجھ لیں، معنیٰ یاد کرنے کے بجائے معنیٰ سمجھنے کو شش کریں گے، عربی کی ایک بہت بڑی خوبصورتی یہ ہے کہ عربی انگریزی زبان کی طرح نہیں ہے، عربی زبان کی لغت (dictionary) سے ہر آدمی لفظ تلاش نہیں کر سکتاہے، یہ بہت بڑامسئلہ ہے اس لیے کہ اگر لفظ "مستقیم" آپ کو دیکھنا ہے توآپ کو "ق، و، م دیکھنا ہو گا وہاں آپ کو، ق، و، م، کے نیچے وہ تمام الفاظ مل جائیں گے جو اس مادہ (Root Word) کے تحت آتے ہیں اس لیے لفظ کے "مادہ" کا جاننا ضروری ہے ان شاء اللہ تھوڑا تھوڑا کر کے جب الفاظ کیسے بنتے ہیں ہم سیکھ لیں گے تو مادہ جاننا آسان ہو جائے گا۔

آپ میں سے کوئی صاحب کہہ رہے تھے کہ ہر دوسرے سنیچر کی شام کو ذکر کی محفل[5] کے بعد اگلی صبح دس بجے درس میں آنا مشکل ہو گا، میں نے کہا ہفتے میں پانچ دن روزی کمانے کے لئے اگر پچھلی رات دیر سے آپ سوئیں تو بھی آٹھ بجے صبح آفس پہنچ جائیں گے اور پندرہ دن میں ایک دفعہ صرف روزی نہیں، زندگی دینے والے کے لئے آپ صبح دس بجے درس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں، آپ کی اپنی سوچ ہے، روزی کا معاملہ اُسی وقت تک ضروری ہے جب تک زندہ ہیں، یہ نشست پندرہ دن پر ایک مرتبہ اور وہ بھی قرآن پڑھنے کے لیے، بہت مشکل کام تو نہیں ہے؟ میں اس قسم کا آدمی ہوں کہ کسی کو اپنے ساتھ لگا کر بھی نہیں رکھتا ہوں، جیسے جیسے آپ لوگوں کو خود سے مطالعہ قرآن کی صلاحیت ہونے لگے آپ کو اختیار ہے اس نشست میں

---

5 - ہر پندرہ دن پہ سنیچر کی شام بعد نماز مغرب احباب ایک محفل ذکر منعقد کرتے ہیں جس میں ختم خواجگان نقشبندیہ پڑھا جاتا ہے اور ذکر الہیٰ کے ساتھ ساتھ تربیت سالکین کے لیے گفتگو کی جاتی ہے۔

شرکت نہ کریں، میری دعا ہے کہ آپ اس مقصد میں جلد کامیاب ہوں اس لیے کہ میں پورا قران 114 سورتیں، تھوڑی پڑھانے جارہا ہوں-
اس نشست کا پروٹوکول یہ ہے کہ قرآن آپ کا اپنا ہونا چاہیے اس کے بعد پڑھنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ لکھنا کچھ نہیں ہے یہاں کوئی نوٹس بنانے کی ضرورت نہیں ہے جب تک میں نہ کہوں کہ لکھ لو، جو میں آپ کو بتاؤں گا، وہ لکھنا ہوگا، ہم ریکارڈنگ کر رہے ہیں، ضرورت ہو تو دوبارہ دیکھ سکتے ہیں، نشست کے بعد کوئی سوال ہو تو آپ مجھے فون کر سکتے ہیں-

اگلے اتوار کو جب آپ آئیں گے تو پہلے پندرہ بیس منٹ ہم لوگ گزشتہ نشست سے متعلق گفتگو کریں گے، اس کے بعد ریکارڈنگ ہو رہی ہے وہ بھی ایک یا دو ہفتے کے بعد ایڈٹ کر کے اَپ لوڈ کر دی جائے گی، درحقیقت میں اس درس کی ریکارڈنگ کو پسند کرتا ہوں، یہاں کے بعد کی زندگی کے لیے، میری نہیں، میرے بعد آپ لوگوں کی زندگی کے لیے، اللہ قبول کرے تو کوئی ریکارڈنگ مجھے نہیں کرنی ہے، میرے بعد شاید کسی کے کام آجائے اور اس وقت ہماری موجودگی میں یہ ہماری بہن بیٹیاں ہیں اگر آپ چاہیں تو اپنی بیوی کو اپنی بیٹی کو سنائیں جو نشست میں شرکت نہیں کرتی ہیں-

ہر چیز کا ایک پروٹوکول ہوتا ہے، ہمیں لکھنا کچھ نہیں ہے، توجہ سے سننا ہے ہمیں صرف جاننا نہیں ہے یہ قرآن، میرے شیخ کہتے تھے کہ پڑھا ہوا تو تم کبھی بولنا ہی نہیں،

تو ہم بہت حیران ہوتے تھے کہ جب پڑھا ہوا نہیں بولیں گے تو کیا بولیں گے ؟ وہ کہتے تھے سمجھا ہوا بولنا، اور جہاں تک یاد کرنے کا تعلق ہے، قرآن شریف کی آیت ہے،

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰىٓ ﴿87:6، سورہ الأعلی﴾

ترجمہ: ہم عنقریب آپ کو قرآن پڑھائیں گے تو آپ نہیں بھولیں گے۔

قرآن میں اللہ پاک فرماتے ہیں ہم تمہیں پڑھائیں گے، تو ان شاء اللہ یاد کرنا اور سمجھنا اللہ کی رحمت سے ہو جائے گا، ابھی صرف قرآن کو سینے سے لگانا ہے، اس کے لیے مجھے پاک رہنا پڑے گا، اس کے لیے مجھے باوضو رہنا پڑے گا، ہر وقت اس حالت میں رہنا پڑے گا کہ میں قرآن سوچ سکوں، قرآن پڑھ سکوں اور قرآن کے الفاظ بول سکوں، یہ بنیادی ضرورت (pre-requisite) ہے۔

اب لکھنے کا سلسلہ کچھ یوں ہو گا کہ تاریخ لکھ کر ایک کالم بنا لیں جب میں کہونگا آپ لکھ لیں گے، مثلًا ابراہیم 14:4 یعنی چودھویں سورت آیت نمبر 4 سورت ابراہیم، آپ کو اس کالم میں صرف یہ لکھنا ہو گا، ایک لسٹ آپ کو بنانی ہو گی کہ آج کے دن ہم نے کس سورت کی کونسی آیت پڑھی ہے، صرف یہ لکھنا ہو گا بس تاکہ جب آپ گھر جائیں اور قرآن کھولیں تو معلوم ہو کہ آپ نے آج کون کون سی آیات پڑھیں ہیں، آپ ہفتے میں دو نشست کریں اپنے گھر میں پندرہ پندرہ منٹ کی اور صرف یہ دیکھیں کہ میں نے یہ یہ آیات پڑھی ہیں، یہاں قرآن کو کھولنا ہے جب میں کہوں کہ یہ آیت کھول لیں تو آپ قرآن کھول کے اس آیت کو ہائی لائٹ کر لیجئے، آپ کو قرآن میں عربی الفاظ کو ہائی لائٹ کرنا ہے، بہت ہی عملی طریقہ میں آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں، تو بعد میں جب آپ تلاوت کریں گے یا قرآت کریں گے اور جب ہائی

لائٹ کی ہوئی آیت دیکھیں گے توآپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں نے یہ آیت پڑھی ہے،اس طرح آپ کو وہ ساری تفصیلات یادآ جائیں گیں جو میں نے آپ کو اس آیت کے بارے میں بتائی ہونگیں، آپ اس کو یاد رکھیں گے اسی لیے میں آپ سے کہتا ہوں ہو کہ آپ کو کوئی الفاظ معنیٰ یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ آیت کے پورا معنیٰ سمجھیں گے اور آہستہ آہستہ تین چار مہینے میں آپ خود سے ترجمہ کرنا شروع کردینگے،قرآن میں بے شمار آیات بار بار آئی ہیں ، ایک تو یہ بات ہے ایسے میں آیت بتاؤں گا، وہ لکھنا ہے اورآپ کو لسٹ بنانی ہے ہر نشست میں اور پھر اسی وقت وہ آیت کھول کر دیکھیں گے اوراس پر بات کریں گے-دوسری چیز اردو اور عربی اعداد ہیں، اردو اعداد اور عربی اعداد میں زیادہ فرق نہیں ہے، ذرا سی توجہ سے سمجھ میں آجائے گا، انگریزی اور عربی اعداد میں ایک اور نو میں مماثلت ہوتی ہے،

٠	١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩
0	1	2	3	4	5	6	7	8	9

قرآن کی ہر آیت کے آخر میں ایک گول دائرہ کے اندر آیت کا نمبر عربی میں درج ہوتا ہے، پھر ایک نشان ہوتا ہے رکوع کا،اس کا سمجھنا بہت اہم ہے،

سورت کا رکوع نمبر

اس رکوع کی آیات

پارہ کا رکوع نمبر

"ع" کے اوپر ۸ ۳ لکھا ہوا ہے، نیچے ٦ لکھا ہوا ہے اور بیچ میں ۸ لکھا ہوا ہے ، کوئی بتا سکتا ہے یہ کیا ہوتا ہے ؟ یہ قرآن کے کم و بیش ہر صفحے پر ہوتا ہے ، ہمیں نہیں معلوم ، یہی وجہ ہے میں کہتا ہوں کہ ہمارا کوئی لنک نہیں ہے قرآن سے ،آپ کو تعجب ہو گا کہ بہت ساری چیزیں ہمیں نہیں معلوم ہیں ، یہ جو اوپر 38 لکھا ہوا ہے یہ بتاتا ہے کہ یہ سورت کا کون سا رکوع ہے اور جو نیچے لکھا ہوا ہے 6 ، بتاتا ہے کہ پارے کا کون سا رکوع ہے اور یہ جو بیچ میں 8 ہے ، یہ بتاتا ہے کہ پچھلے رکوع اور اس رکوع کے بیچ میں کتنی آیات ہیں ، یعنی اس رکوع میں کتنی آیات ہیں ، میں اگر یہ کہوں کہ پانچویں پارے کا ساتواں رکوع نکالیے تو آپ اس پارے میں صرف رکوع کا نشان دیکھیں گے اور وہ نکال لیں گے بہت ہی اہم چیز ہے کیونکہ کہ نیوی گیشن اس کے بغیر نہیں ہو گی اور یہ گھبرانے کی بات نہیں ہے ، اگر شروع میں ہم سے نہیں ہو رہا ہے یا مشکل ہو رہی ہے ، ابھی میں یہ کہوں کہ آپ یہ نکال لیں اور میں نے ایک نمبر لکھ دیا - پندرھویں پارے کا چوتھا رکوع ، کوئی پندرواں پارہ شروع قرآن میں ڈھونڈے تو آپ کیا سوچیں گے ، کسی سے کہا حجۃ الوداع کا خطبہ بہت ہی مکمل سیلف گائیڈ لائن ہے جدید دنیا کے لیے ، تو کہہ رہے ہیں حجۃ الوداع کا خطبہ ، ہاں میں پڑھوں گا ، آخری پارے میں ہے کیا؟ اب جب اسلامی تعلیمات کا یہ معیار ہو جائے تو ماتم ہی کر سکتے ہیں ، اور کیا کریں ، ان چیزوں کو دیکھنا ضروری ہے ، مشق سے ہو گا ، ایک دن ، دو دن میں نہیں ہو گا ، وقت مقرر کر کے ، روزانہ تھوڑی دیر قرآن کے ساتھ وقت گزاریں -

قرآن میں پہلے آیت لکھتے ہیں (اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ {2}) اس کے بعد ہم نمبر ڈال ڈالتے ہیں ،اللہ کے کلام سے پہلے کوئی چیز نہیں لکھتے ہیں ، حتیٰ کہ آپ حیران ہو جائیں

گے سن کر کہ " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " ، اس کا آپ نے ترجمہ دیکھا ہو گا کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے ، یہ مناسب نہیں ہے ، شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے ، تو یہ کہاں ہوا ، یہ تو شروع کرتا ہوں پہلے ہو گیا ، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں کہنا چاہئیے آپ سمجھ رہے ہیں، اسی لیے عربی میں "بسم " لکھتے ہیں اس کا مطلب ہے " با اسم " -

ابھی ہم رمضان سے پہلے صرف 7 نشست کر پائیں گے ، رمضان میں کوئی نشست نہیں ہو گی ان شاء اللہ رمضان کے بعد پھر شروع کریں گے ، تو اس وقت میں کوشش یہ کروں گا کہ اتنا کر لوں کہ آپ کو کچھ دلچسپی ہو جائے ، ہم تو اللہ کی رضا کے لیے کر رہے ہیں ، وہ مالک یوم الدین ہے ، وہی جانتا ہے ، یہاں تو لگتا ہے کہ بہت راضی ہے ، بہت پیسے ہیں ، مکان ہیں ، کام چل رہا ہے تو کفار کے پاس بھی ہے ، کیا تیر مار لیا ہم نے اُن کے پاس ہم سے زیادہ ہے ، تو یہ کوئی پیمانہ نہیں ہے کہ میری بہت کامیاب زندگی ہے ، قرآن کہتا ہے :

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا (33:71)

ترجمہ : اور جس نے اللہ کی اطاعت کی اور اس کے رسول کی ، تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی -

کامیابی کے معنیٰ سمجھنا پڑے گا کہ کامیابی مکان ہے ، گاڑی ہے ، دولت ہے ، شہرت ہے کیا ہے ؟ تو کامیابی کی تشریح کرنے کی ضرورت ہے ، جس کو یہ کامیابی سمجھ میں آ گئی کہ

آخرت ، ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی میں ، کامیابی کیاہے تو بڑی بات ہے ورنہ امریکہ میں بھی "ہوم لیس " ہوتے ہیں، جنت میں بھی درجات ہونگے -

قرآن کی تلاوت گھر میں کریں گے ،تلاوت قلب کے لیے ہوتی ہے، یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں یہ قرآن کہہ رہاہے ، رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا قرآن کو ترتیل کے ساتھ پڑھو، ترتیل کسے کہتے ہیں ؟ایک تو مٹی ہوتی ہے، مٹی کے دانے الگ نہیں کر سکتے ایک ریت ہوتی ہے ،ریت کے دانے الگ الگ ہوتے ہیں رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا کا مطلب ہے ٹہر ٹہر کے پڑھنا، کب کہاہے ، یہ رات کو کہاہے، اللہ تعالیٰ نے قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (رات کو قیام کریں مگر تھوڑا) آدھی رات کو اٹھ کے پڑھو، رات کو کیوں؟ اس لیے کہ کوئی دکھاوا نہیں، تنہائی میں سکون کے ساتھ آپ خالص اللہ کی حضوری کے لیے کرتے ہیں -

فون آیا میرے پاس ، ضحیٰ صاحب طلاق کیسے دیتے ہیں؟ میں نے کہا ابھی دے رہے ہو کیا؟ ہاں جب دینا ہو تو مجھے فون کر لینا ، میں بتا دوں گا، اس قسم کی باتوں میں ہم اپنا وقت برباد کرتے ہیں، اپنا وقت برباد نہ کریں ، خواہ مخواہ کی باتیں، بظاہرہ دینی باتیں ہوتی ہیں لیکن غیر متعلقہ مسلے مسائل سے بچنا چاہیئے، امام غزالی[6] رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایاہے، علم کا حاصل کرنا ضروری ہے لیکن اس سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سا علم ، کس سے اور کہاں سے حاصل کرنا ہے؟ ہمیں قرآن سے رشتہ قائم کرنا

---

6 - حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمّد بن محمّد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ، 1058-1111ء خراساں (ایران) میں پیدا ہوئے ، بے شمار کتابیں لکھیں، احیاء علوم اور کیمیائے سعادت اسلامی کتب کا عظیم سرمایہ ہیں

ہے، میں کوشش کروں گا کہ میں بھی کچھ نوٹس بنالوں تاکہ اس کی نقل کرکے آپ کو دے دوں تاکہ یہاں بیٹھ کر آپ لوگوں کو کچھ لکھنے کی ضرورت نہ رہے۔
اب ہم پڑھیں گے "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ"۔
غور طلب بات یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھنے کے لیے جب ہم بیٹھتے ہیں تو پہلے کہتے ہیں "اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ"، کہتے ہیں نا؟ ہمیں ایسے ہی سکھایا گیا کہ پہلے آپ کہیں "اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ"۔ میرا سوال یہ ہے (رات میں پوچھ بھی رہا تھا اِن لوگوں سے) کہ جب یہ کہا گیا ہے تو قرآن شریف کے پہلے صفحہ پر یہ لکھا ہوا کیوں نہیں ہوتا ہے؟ قرآن شریف شروع ہوتا ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے اور یہ زبانی چل رہا ہے کہ "اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ" آپ پہلے پڑھیں، تو یہ قرآن شریف کے پہلے صفحہ پہ لکھا ہوا کیوں نہیں ہوتا ہے؟ یہ ہمارے قرآن پاک کی حقانیت کا ثبوت ہے کہ اس قرآن میں ایک لفظ، ایک حرف نہ آگے ہے نہ پیچھے ہے، جیسا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا آپ رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسا ہی کیا اور ہمیشہ سے یہی ہے، کہیں لکھا ہوا نہیں ملے گا آپ کو، اس لیے کہ ہمت نہیں ہے کسی کی جب رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لکھا تو کون یہ ہمّت کرے گا، کوئی جاہل ہی کرے گا، اب یہ شروع کہاں سے ہوا اور کیوں رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا (سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا) کبھی بھول کے بھی یہ نہ سوچیں کہ بعد میں لوگوں نے کر دیا ہوگا یہ سب کچھ ان شاء اللہ آہستہ آہستہ ہم پڑھیں گے۔

تو اب آپ قرآن شریف کھولیے، ہم پہلی آیت پڑھنے جا رہے ہیں، یہ ہے سورہ نحل (16:98) ، اس کو بس آپ ہائی لائٹ کرلیں صرف عربی سطر کو، تو یہ ہے پہلی آیت :فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿98﴾

ترجمہ : پس (اے رسول مکرم) جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں۔

سورت نمبر 16 اور آیت نمبر 98 (سورہ نحل) نحل شہد کی مکھی کو کہتے ہیں، دیکھیے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، انسان کو جو اتنا بڑا آدمی ہے، اتنا عقلمند کہ شہد کی مکھی سے سیکھ لو، آپ تیس مار خاں ہیں، اللہ نے دکھایا ہے کہ تم کتنے ہی بڑے ہو جاؤ لیکن ہم چاہیں تو ایک اتنے سے کیڑے کو کیا کچھ سکھا سکتے ہیں جو تم نہیں کر سکتے ہو، تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ اگر چاہے تو انسان اللہ کا خلیفہ بن جائے، اللہ کی زبان بن جائے، ہاتھ بن جائے، نگاہ بن جائے ، انسان کو یہ سب عطا ہو سکتا ہے- ان شاء اللہ تفصیل سے پڑھیں گے -

میرے بیٹوں، میرے بھائیوں، یقین ہونا چاہیے اور یہ یقین اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ کا کوئی تعلق اللہ سے قائم ہوگا، اب اللہ کو تو ہم نے نہیں دیکھا ہے اور رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی چودہ سو سال بعد پیدا ہوئے ہیں تو واحد چیز انسان ہونے کی حیثیت سے اور ہماری تسکین کے لئے کہ ہم جس پر بھروسہ کر رہے ہیں وہ قرآن ہے اور رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں دیا ہے، رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں کہ آپ رسول اللہ ہیں، نہ رسول اللہ ، صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ہیں، اب اس قرآن کو بھی اگر ہم چھوڑ دیں گے تو ہمارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا، کعبہ جا کر بھی کچھ نہیں ہوتا، رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کے سامنے جا کر بھی اللہ معاف کرے کچھ نہیں ہوتا، اس لیے کہ ہم ان سے اپنا کوئی تعلق قائم نہیں کر سکے ہمیں قرآن سے اپنا تعلق قائم کرنا ہے کہ میرے پاس اپنا قرآن ہے، میں قرآن چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے پڑھتا ہوں، قرآن میرے ساتھ رہتا ہے، میں ڈیجیٹل قرآن کی بات نہیں کر رہا ہوں، مصحف کے تقدس کو سمجھنا چاہیئے۔

آیت : فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿16:98﴾ اور جب قرآن کی قرات کرو تو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ، اللہ سے پناہ مانگ لو، مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، تو یہاں پہ آیت میں "مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ " تو ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں" اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ ا لشَّیطٰنِ ا لرَّجِیمِ" - اب آپ دیکھیں یہاں سے تعلق قائم ہو رہا ہے، پہلا جملہ ہوتا ہے ، یہاں سے آپ کا تعلق قائم ہونا شروع ہو جاتا ہے قرآن سے اور اللہ سے، اللہ کہہ رہا ہے، جب تم قرآن پڑھا کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو، شیطان مردود سے، لہٰذا اس آیت فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ ا لشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، کے حکم کے مطابق جب قرآن پڑھیں تو جواب میں یہ کہیں اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ"- یعنی آپ نے قرآن کے کہے پہ عمل کیا تو قرآن کے پہلے صفحہ پر یہ اس لیے نہیں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ یہ آیت نہیں ہے ، یہ قرآن کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھو تو ایسا کرو، آیت ہے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ تو ہم جواب میں کہتے ہیں " اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ " یعنی شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں

تو وہاں کیسے لکھ دیں گے ، رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کوئی بھی چیز قرآن میں شامل نہیں کی ، آپ دیکھ رہے ہیں احتیاط کتنی ہے ، یہ تو جواب میں انسان کہتا ہے " اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ " -

دوسری آیت دیکھیں سورہ ہود کی ہے (11:47)

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿47﴾ مطلب یہ ہے قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ کہا کہ اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں , اَنۡ اَسۡـَٔلَكَ میں تجھ سے مانگوں مَا لَیۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ کوئی ایسی چیز جو کہ میں نہ جانتا ہوں ، کیسی بات ہے میں نہیں جانتا ہوں اور میں تجھ سے مانگ لوں ہماری دعائیں جو ہیں وہ سب کچھ نہ جاننے کے باوجود مانگی جا رہی ہوتی ہیں، ہمیں مستقبل کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے دعائیں مانگے جا رہے ہیں ، قرآن ہمیں سکھاتا ہے وَ اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ، یہاں پر بھی اس چیز سے پناہ مانگی گئی ہے کہ میں کوئی ایسی چیز مانگ لوں جو کہ میں نہ جانتا ہوں ، یہ آداب سکھائے جا رہے ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور بیٹھنے کے ، اگر آپ کوئی بات نہیں جانتے ہیں تو آپ خاموشی اختیار کریں، اس کے آگے کیا کہہ رہے ہیں ، اِلَّا تَغۡفِرۡ لِیۡ وَ تَرۡحَمۡنِیۡۤ جب تک کہ تو مجھے معاف نا کر دے اور رحم نا کر دے ، نہیں تو میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤں گا، آپ خاموشی اختیار کر لیں گے ، آپ کو در گزر کر دے گا، تو آپ پہ رحمت کر دے گا اور آپ کو وہ بتا دے گا کہ یہ کیا ہے -

اسی لیے بزرگان دین کے پاس جو لوگ جاتے تھے تو چپ بیٹھے رہتے تھے ، میں ان سے کیا کہوں میں نہیں جانتا ہوں ، ان سے کیا کہوں ، اب تو بزرگ کی جان کو آ جاتے ہیں

کہ آپ جانتے نہیں ہیں آپ کو معلوم نہیں ہے اور میں آپ کو بتا رہا ہوں وغیرہ، تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے، مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

ایک دفعہ میں اپنے شیخ پیر محمّد ہاشم جان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر گیا تو ان کے پاس ایک اور صاحب آئے ہوئے تھے، انہوں مجھ سے کہا کہ تم جانا نہیں، میں نے کہا اچھی بات ہے اور میں رُک گیا، تھوڑی دیر بعد جب وہ صاحب چلے گئے تو آپ اندر چلے گئے، بیس پچیس منٹ تک میں کمرے میں اکیلا بیٹھا رہا، اس کے بعد اندر سے ان کی اہلیہ تشریف لائیں، پردہ کرتے تھے، بہت سخت نقشبندی سلسلے کے لوگ، مجھے آواز دے کر کہا کہ بیٹا آپ اندر آ جائیں، وہ برآمدے میں ہیں، میں برآمدے میں چلا گیا، وہ بستر پر لیٹے ہوئے تھے وہاں پر ایک کرسی رکھی ہوئی تھی، مجھ سے کہا یہاں تشریف رکھیے، میں بیٹھ گیا، پندرہ منٹ، بیس منٹ، آدھا گھنٹہ، ایک گھنٹہ، ڈیرھ گھنٹہ وہ کچھ بول ہی نہیں رہے ہیں، چپ لیٹے ہوئے ہیں اور میں وہاں بیٹھا ہوا ہوں حالانکہ میں پوچھ سکتا تھا کہ آپ نے مجھے اندر کیوں بلایا ہے؟ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ کیوں بلایا ہے تو میں کیوں ان سے پوچھوں، قرآن یہ مجھے بتا رہا ہے قرآن یہ سکھا رہا ہے، یہ آداب سکھا رہا ہے، اللہ کے حضور بیٹھنے کا، رسول کے حضور بیٹھنے کا، والدین کے حضور بیٹھنے کا، اپنے سے بڑے کے پاس بیٹھنے کا اگر تم کو اپنے بڑے سے کچھ لینا ہے تو اپنی زبان بند رکھو، تم کو جو آتا ہے وہ تو آتا ہی ہے جب وہ بولے گا تو وہ بات بولے گا جو تمہیں نہیں آتی ہے، اگر جو آتی ہے اور اس نے وہ بات کہی تو آپ کی یاد دہانی ہو جائے گی، ایسے ہی لوگوں نے ترقی نہیں کی ہے، ایسے امام غزالی پیدا نہیں ہوئے۔ قران شریف کہتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـئَلَكَ مَا لَـيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ پناہ مانگی ہے اس بات سے کہ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری، تو اس بات سے پناہ مانگی ہے کہ میں کوئی ایسی بات کہہ دوں، ایسی چیز مانگ لوں جو مجھے معلوم نہیں ہے، یہاں بھی لفظ اَعُوۡذُ استعمال ہوا ہے، پھر ہے "وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ" اور اگر آپ میری مغفرت نہیں فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے بالکل ہی تباہ ہو جاؤں گا۔

اس کے بعد اگلی آیت ہے سورہ یوسف کی (12:23)

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَاىَ‌ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿23﴾ تو انہوں نے کہا کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی جس نے مجھے بہت اچھے سے رکھا ہے۔ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ ہے جب زلیخا نے ان کو پکڑنا چاہا، تو انہوں نے یہ جواب میں کہا، حضرت یوسف نے یہ کہا مَعَاذَ اللّٰهِ، تو میں اس لیے یہ آیتیں دکھا رہا ہوں کہ اَعُوۡذُ کا مطلب ذہن میں بیٹھ جائے، مَعَاذَ اللّٰهِ جو اردو میں ہم کہتے ہیں وہ بھی اَعُوۡذُ سے بنا ہے، تو آپ کو مَعَاذَ اللّٰهِ کا مطلب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ کو یہ جاننا چاہئیے، فاستعذ باللہ۔ اعوذ۔ معاذ۔ نعوذ باللہ۔ یہ سب ایک ہی الفاظ ہیں۔ فورم مختلف ہیں، آپ کو صرف ایک لفظ کے معنی یاد کرنا ہوگا اَعُوۡذُ. اسی طرح سے قرآن کی آخری دو سورتیں ہیں، ان کو معوذتین کہتے ہیں کیونکہ دونوں میں اَعُوۡذُ آیا ہے پھر تعوذ کہتے ہیں اَعوذُ بِاللّٰهِ کہنے کو، اسی لیے میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ بہت زیادہ الفاظ معنیٰ یاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اگر آپ ڈکشنری دیکھنے بیٹھیں گے تو ہر آیت پہ الگ الگ مطلب نکالیں گے، آگے ہم سیکھیں گے الفاظ کو آپس میں ایک دوسرے سے کیسے جوڑتے ہیں اور کیسے الفاظ بناتے ہیں، جب ہمیں یہ سمجھ میں آجائے گا تو الفاظ سے اس کی

مختلف شکلیں آپ کو سمجھ میں آ جائیں گیں پھر میموری استعمال نہیں کرنی پڑے گی، میں میموری کا کم استعمال چاہتا ہوں، احساس (feelings) کو جگانا چاہتا ہوں کہ جب میں یہ کہوں " اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ " تو میں اپنے آپ کو اللہ کے سامنے پاؤں، الفاظ معنیٰ کے یاد کرنے کی مشکل میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں، ہندوستان کے ایک شاعر نے کہا ہے،

الفاظ اور تشریح کی گھمبیر میں نہ جا اے دوست
اِس سے دھن تو بڑھتا ہے پر من کا زیاں ہوتا ہے

قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اِنَّہٗ رَبِّیۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿23﴾ تو انہوں نے کہا معاذ اللہ، ہم عام بول چال میں بھی کہتے ہیں- تو معاذ اللہ- اعوذ باللہ- فاستعذ باللہ- یہ ایک ہی بنیادی لفظ سے بنے ہیں جنہیں "مادہ (Root Word)" کہتے ہیں اور ان الفاظ کا مادہ ہے "ع و ذ" — اب ہمارے لیے لفظ کے معنیٰ کے ساتھ اس لفظ کا مادہ جاننا ضروری ہے تاکہ اس لفظ سے بننے والے دیگر الفاظ سمجھ سکیں، اور اس طرح بہت سارے الفاظ کے معنیٰ یاد کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی-
اب ہم قرآن شریف پڑھنا شروع کرتے ہیں، اب جب قرآن سے رشتہ آپ کا ہوتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے کہ جب میں یہ کہوں اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ تو میرے ذہن میں یہ آتا ہے کہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جب قرآن پڑھو تو اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ پڑھو، میرے اللہ نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں اُس بات سے پناہ مانگوں کہ میں وہ چیز

مانگوں جو میں نہیں جانتا ، اور میرے اللہ نے سکھایا ہے کہ جب میں پریشانی میں پڑوں تو مَعَاذَ اللّٰہِ مجھے کہنا چاہیے، پھر میرے اللہ نے مجھے دو سورتیں ایسی دی ہیں سورہ فلق اور سورہ الناس جس کے پڑھنے سے میں اُس کی حفاظت میں چلا جاتا ہوں،
" اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ " ، اس کے کہنے سے آپ سبحان اللہ، اللہ کے محل میں داخل ہو جاتے ہیں، پھر کوئی وجہ نہیں کہ شیطان آپ کو بہکا سکے گا۔
"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" کے بارے میں یہ ہے کہ یہ سورہ نمل کی ایک آیت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شہزادی بلقیس کو جو خط بھیجا تھا اس میں لکھا ہوا ہے ،
"اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿27:30﴾ یہاں پر آپ دیکھیں گے کہ " بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "پورا ہے " فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿ 98 ﴾" کی طرح نہیں ہے ، اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، اس میں پورا "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ " ہے ، یہی قرآن شریف میں شروع میں لکھا ہوتا ہے ، رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھا ہے اللہ کے حکم سے، لیکن " اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ " نہیں لکھا ہوتا ہے اس لیے کہ یہ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ " قرآن کی آیت نہیں ہے، سورت فصلت میں ہے " وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ "﴿41:36﴾ ہے ، ترجمہ : اور (اے مخاطب) جب کبھی شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو، بیشک وہ بہت سننے والا، خوب جاننے والا ہے ، جو کہ شیطانی وسوسوں کے بارے میں ہے اور قرآن پڑھنے کے بارے میں ہے کہ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْمِ ﴿41:36﴾ "ہے- ترجمہ : پس (اے رسول مکرم) جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کریں، ان شاء اللہ آگے ہم " بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ " تفصیل سے پڑھیں گے -

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اور جو درود شریف ہم پڑھتے ہیں قرآن کی آیت ہے،
"اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا"
﴿33:56﴾ یہ سورہ احزاب کی آیت ہے، ترجمہ : بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود پڑھتے ہیں، اے ایمان والو ! تم بھی ان پر درود پڑھو اور بہ کثرت سلام پڑھو، پھر ہم مطالعہ شروع کرنے سے پہلے پڑھتے ہیں یہ سورت طٰہٰ میں ہے،
قَالَ رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ ﴿25﴾ وَ یَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ ﴿26﴾ وَ احۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ ﴿27﴾ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ ﴿28﴾ میرے صدر کو کھول دے، اور میرا کام آسان کردے، اور میری زبان کی گرہ کھول دے، تاکہ وہ بات سمجھ لیں-
سورت زمر میں اللہ پاک فرماتے ہیں:
اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰہُ صَدۡرَہٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَہُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ ﴿39:22﴾

ترجمہ : پس کیا جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا سو وہ اپنے رب کی طرف سے نور (ہدایت) پر قائم ہو -

عقل نہیں ، ذہن نہیں ، یہ نہیں کہا جسکو عقلمند بنا دیا بلکہ جس کا سینہ ، صدر کھول دیا، اس کے لیے نور ہے، لیکن اس کے ساتھ آگے ڈرایا بھی ہے " فَوَيۡلٌ لِّلۡقٰسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ" ، (ترجمہ : پس ان لوگوں کے لیے عذاب ہے جن کے دل اللہ کو یاد کرنے کے بجائے سخت ہوگئے ہیں، وہی کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں) -

بڑی بد نصیبی ہے ، اللہ معاف کرے ، یہ بڑی بد نصیبی ہے کہ انسان اپنی زندگی صرف عقل کی بنیاد پر گذارے، لوگ سمجھتے ہیں جو جتنا عقل مند وہ اتنا بڑا آدمی ہے .بڑے آدمی کے معنیٰ ان کو نہیں معلوم ، بڑا آدمی ہو یا چھوٹا آدمی، ایک دن تو وہ مر جائے گا عقلمندی تو اس میں ہے کہ موت کو نہ بھولیں،آخرت کی جوابدہی کو مدِ نظر رکھیں -

جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن شریف اترنا شروع ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیت جلدی جلدی دہراتے تھے تاکہ بھول نہ جائیں، تو اللہ فرماتا ہے " لَا تُحَرِّكۡ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعۡجَلَ بِهٖ ؕ"، یعنی ،آپ (قرآن کو یاد کرنے کے لیے) عجلت سے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَقُرۡاٰنَهٗ ۚ ، یعنی ، بیشک اس کو (آپ کے سینہ میں) جمع کرنا اور آپ کو اس کو پڑھانا ہمارے ذمہ ہے, لفظ قرآن بھی اسی سے سمجھا جا سکتا ہے ، پڑھنے کی چیز کو قرآن کہتے ہیں ، فَاِذَا قَرَاۡنٰهُ فَاتَّبِعۡ قُرۡاٰنَهٗ جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو آپ اس پڑھے ہوئے کی اتباع کریں ، اسی لئے فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ، حکم ہے اس کے جواب میں " اَعُوۡذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ " کہتے ہیں ،اسی طرح جب یہ وحی اتری کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے خط میں لکھا تھا بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ جبکہ اس سے قبل رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "بسم الله السميع العليم " کہتے تھے لیکن جب یہ آیت اتری تو رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کہنے لگے۔

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ﴿87:6 ، سورہ الأعلی﴾

ترجمہ : ہم عنقریب آپ کو قرآن پڑھائیں گے تو آپ نہیں بھولیں گے۔

تو اللہ سے دعا کرتے ہیں اللہ پاک ہمیں توفیق دے ، جلدی نہیں , ابھی ہم نے پڑھا عجلت نہیں کرنی چاہئیے ، جلد بازی نہیں کرنی چاہئیے ، یاد رکھیں ، رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِيۡلًا یہ وہ پڑھنا ہے کہ جس کا تعلق دل سے ہے ، یہ وہ پڑھنا ہے جو کہ رات کو پڑھنا ہوتا ہے ، یہ وہ پڑھنا ہے جس سے آپ قرآن سے رشتہ قائم کرتے ہیں ، اس وقت مجھے دلچسپی یہ ہے کہ میرا قرآن سے تعلق قائم ہو جائے اور میرے دل کو اطمینان ہو جائے کہ یہ قرآن ہی ہے جو مجھے دونوں جہانوں میں کامیاب کرے گا ، وہ سارے سوالات جو آخرت میں اللہ پاک کریں گے اور جو ہم جواب نہیں دے پائیں گے ، اس کی بنیادی وجہ یہ ہوگی کہ ہم نے قرآن نہیں پڑھا تھا، میں نے قرآن سے کچھ نہیں لیا، میں نے قرآن سے سیکھا نہیں ، میں نے قرآن سے جانا نہیں, اگر میں نے قرآن پڑھا ہوتا اور سیکھا اور جانا ہوتا تو میں وہ کیوں کرتا جو اللہ کو ناپسند ہے۔